© rasailojaraid.com

کتاب پر تبصرہ

کتاب کا نام : جناح رتی اور میں
مصنف : کانجی دوآرکاداس
ترجمہ : شہاب الدین دسنوی اور عقیل عباس جعفری
ناشر : پبلی کیشنز
شہر : کراچی
سال اشاعت : ۲۰۱۱ء
صفحات : ۱۷۵
قیمت : ۳۵۰ روپے
تبصرہ نگار : ڈاکٹر فرح گل بقائی*

کانجی دوآرکاداس کی یہ کتاب ہمیں قائداعظم محمد علی جناح کی نجی زندگی کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔ دوآرکاداس کا محمد علی جناح کے گھر آنا جانا تھا۔ کانجی جناح اور ان کی بیگم رتی کا ایک بہت اچھا دوست اور غمگسار تھا۔

اس کتاب کا موضوع رتی جناح ہیں۔ رتی کے مشاغل، ان کی جانوروں سے انسیت جہاں کہیں وہ کوئی لا وارث کتا یا بلی دیکھتی اس کی دیکھ بھال کا ذمہ اپنے سَر لے لیتی اور ان کا اچھی طرح خیال رکھتیں ان کی دیکھ بھال میں وہ اس قدر سنجیدہ تھیں کہ اگر ان کو اپنی دوسری سماجی مصروفیات کو خیر باد کہنا پڑتا تو وہ اس سے دریغ نہ کرتیں۔ رتی ایک پر

* سینئر ریسرچ فیلو، قومی ادارہ برائے تحقیقِ تاریخ و ثقافت، قائد اعظم یونیورسٹی، اسلام آباد۔

© rasailojaraid.com

خلوص، جذباتی اور بے لوث محبت سے بھرپور شخصیت تھیں۔

وہ اور ان کے دوست کانجی دوآرکاداس ان بچوں کی ذہنی اور جسمانی صحت کے متعلق فکر مند تھے جو بدنامِ زمانہ علاقہ میں جنم لیتے ہیں۔ رتی اور ان کے بہت سے ساتھیوں کی کوششوں سے بمبئی کے اردگرد ایسے علاقوں سے چھوٹی عمر کے بچوں کو الگ رکھنے کا انتظام کیا گیا اور ایک نیک دل خاتون نے اپنے ذمہ یہ کام لیا کہ بچے ایسے ماحول میں ہرگز پرورش نہ پائیں جہاں انسانی رویوں اور ریت کے خلاف پرگندہ ماحول ہو۔

اس کتاب کو پڑھنے اور اس پر تجزیہ کا مقصد قارئین کو اس کتاب کے مطالعہ کی طرف راغب کرنا ہے۔ قائداعظم کی نجی زندگی ہمیں قائد کی وسعت اور حوصلہ مندی کا درس دیتی ہے۔ ان کی بیگم رتی ان سے محبت اور احترام رکھتی ہیں۔ ان کی اپنی ایک زندگی ہے۔ جو دلچسپ بھی ہے اور پُر خطر بھی ہے۔

رتی ذہین، شوقین مزاج، اچھے اور فیشن ایبل کپڑوں کی دلدادہ اور اچھے ادب سے دلچسپی رکھتی تھیں۔ رتی کی یہاں تک کی باتیں تو سمجھ میں آنے والی ہیں۔مگر ان کا بے چین روحوں میں دلچسپی لینا۔ ان کو کسی طرح سے اپنے اصل یعنی دنیا سے رابطہ ختم ہو جانے کی حقیقت سے آشنا کرنا اور اصل سے جڑنے کی طرف راغب کرنا۔ لیکن ہمیں یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہیے کہ رتی ایک نو عمر لڑکی تھیں ان کی دوستی اپنی عمر سے بڑے لوگوں میں تھی جو ان مشاغل میں دلچسپی رکھتے تھے اور رتی کو بھی اسی طرف راغب کر لیا۔ پھر رتی پر بھی ضدی اور ہٹ دھرم۔

طبیعت غالب ہوتی چلی گئی، کانجی دوآرکاداس کی یہ کتاب، ایک ہندو کانگریس رہنما کی تحریر نہیں ہے بلکہ بابائے قوم کے ایک ایسے دوست کی یاداشت ہے۔ جو تقریباً تیس برس تک ان کے ساتھ ساتھ رہا۔ اس نے اپنی ان یادداشتوں میں بڑی درد مندی سے ان عوامل کا جائزہ لیا ہے۔ جو ہندوستان کی تقسیم اور قیام پاکستان پر منتج ہوئے۔ اس نے بار بار لکھا ہے کہ ہندوستان ٹوٹنے کے ذمہ دار قائداعظم نہیں تھے۔ بلکہ گاندھی، نہرو، پٹیل اور دوسرے انتہا پسند ہندو تھے۔ جنھوں نے مسلمانوں کے لیے پاکستان کے علاوہ اور کوئی راستہ

© rasailojaraid.com

چھوڑا ہی نہیں تھا۔

کتاب کے ضمیمہ اول میں، عقیل عباسی جعفری نے شہاب الدین دسنوی کی خود نوشت سوانح عمری دیدہ و شنیدہ میں شامل کانجی دوآرکاداس کا ایک انٹرویو بھی شامل کیا ہے۔ اس انٹرویو میں یہ بات بے حد چونکانے والی ہے کہ رتی جناح کی وفات قدرتی نہیں تھی بلکہ انہوں نے خواب آور گولیاں کھا کر خودکشی کی تھی اور اپنی موت کے کے لیے انہوں نے اپنی سالگرہ کا دن منتخب کیا تھا۔ کتاب کے ضمیمہ دوم میں عقل عباس جعفری نے کانجی دوآرکاداس کی نادر *''رتی جناح: دی سٹوری آف اے گریٹ فرینڈ شپ''* کا اصل مسودہ بھی کتاب کا حصہ بنا دیا ہے تا کہ کتاب کی اہمیت میں مزید اضافہ ہو جائے۔ اس کے علاوہ ضمیمہ سوم میں قائداعظم کے نام لکھے گئے کانجی کے چار نایاب خطوط شامل ہیں۔

یہ کتاب مراقع ہے کانجی دوآرکاداس کی تین کتابوں کا ان کے عنوان ہیں *India Fights for freedom*۔ یہ کتاب قائداعظم محمد علی جناح کے دور ۱۹۱۳ء سے ۱۹۳۷ء کا احاطہ کرتی ہے۔ دوسری کتاب *Ten Years of Freedom* اس کتاب میں ۱۹۳۸ء سے ۱۹۴۷ء تک کے واقعات قلم بند کئے گئے ہیں اور تیسری *''رتی جناح: اسٹوری آف گریٹ فرینڈ شپ''* کانجی دوآرکاداس قائداعظم اور رتی جناح کا اچھا دوست تھا۔ ان کے گھر ان کا آنا جانا تھا۔

ان تینوں کتابوں کا مراقع یہ کتاب ہمیں قائداعظم کی شخصیت کو جانچنے اور سمجھنے کا ایک اور پیمانہ دیتی ہے کہ قائداعظم کے قریبی ساتھی دوست قائداعظم محمد علی جناح کو کس نظر سے دیکھتے تھے اور وہ قائد کو ایک دوست، رفیق اور ہمدرد کے تناظر کے علاوہ ہندوستان میں رونما ہونے والی تبدیلیاں اور انڈیا کے لیڈروں کے تغیر کو بھی زیر بحث لاتے ہیں۔

کانجی دوآرکاداس، محمد علی جناح سے شناسائی کی روداد یوں بیان کرتے ہیں کہ جون ۱۹۱۶ء میں ''بمبئ پریڈنسی ایسو سی ایشن'' کا جلسہ ہو رہا تھا جس میں حاضرین کی کل تعداد پچیس تھی۔ دو تین تقریریاں ہو چکیں تو چھریرے بدن کا ایک مقرر کھڑا ہوا۔ چیک ڈیزائن کی پتلون اور سیاہ رنگ کا کوٹ پہنے، ایک طرف کو مانگ نکلی ہوئی۔ چہرے پر مونچھیں ......

© rasailojaraid.com

جب تک یہ شخص بولتا رہا، سب ہمہ تن گوش ہو کر اس کا ایک ایک لفظ سنتے رہے۔ اس کے انداز بیان میں خوش مزاجی تھی، لہجہ صلح کن تھا! مسئلے کو مختلف زاویوں سے پیش کرنے والا یہ شخص کون ہے؟ پی کے تیلنگ سے دریافت کیا تو انہوں نے تعجب سے کانجی دوآرکاداس کی طرف دیکھا اور کہا تم جناح کو نہیں جانتے۔ کانجی دوآرکاداس نے جناح کا نام تو سنا تھا مگر دیکھا کبھی نہ تھا ان کی عمر اس وقت چالیس سال تھی اور وہ بمبئی کے حلقے میں اپنا نام پیدا کر چکے تھے۔ ان کی جرح و بحث، دونوں کی دھوم مچی ہوئی تھی۔ اس کے علاوہ وہ مرکزی اسمبلی کے رکن کی حیثیت سے بھی کافی شہرت حاصل کر چکے تھے۔ سیاسی دنیا میں وہ سروجنی نائیڈو کے دیئے ہوئے خطاب ''ہندو مسلم اتحاد کی علامت'' سے پہچانے جاتے تھے اور بعض لوگ انہیں ''مسلمانوں کا گوکھلے'' بھی کہا کرتے تھے۔ اس طرح دیکھا جائے تو ''گاندھی'' سے بہت پہلے ۱۹۱۶ء میں جناح اپنا مقام پیدا کر چکے تھے۔

آغاز دوستی: جلسہ ختم ہوا تو تیلنگ نے کانجی دوآرکاداس کا تعارف جناح سے یوں کرایا کہ یہ مسز اینی بیسنٹ کی تھیاسوفی تحریک سے وابستہ ہیں یہاں سے جناح اور کانجی دوآرکاداس کی دوستی کا آغاز ہوا اس وقت کانجی دوآرکاداس چوبیس برس کا تھا اور یہ دوستی ستمبر ۱۹۴۸ تک جاری رہی جب تک جناح اس جہانِ فانی سے کوچ نہ کر گئے۔